دارالافتاء
جامعہ مدنیہ لاہور

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد
مدرّس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

سوال: چند ماہ پیشتر بی۔بی۔سی نے اپنے ایک سروے کا اعلان کیا، اس میں بتایا گیا کہ پورے انگلستان میں مسلمانوں کی جو بھی حلال گوشت کی دکانیں ہیں اُن سب میں صرف بیس فیصد (۲۰٪) حلال گوشت ہوتا ہے۔ باقی اسّی فیصد (۸۰٪) وہی ہوتا ہے جو انگریزوں کی دکانوں میں ہوتا ہے۔ اس طرح گوشت کے تاجر مسلمان اپنے ہی مسلمانوں بھائیوں کو بیوقوف بنا کر غیر ذبیحہ گوشت کو حلال گوشت کے نام سے مہنگا فروخت کر کے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بدقسمتی سے ہم جیسے عام مسلمانوں کو صحیح اسلامی عقائد اور شریعت کے احکامات کا ذرّہ برابر علم نہیں ہے جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام دشمن عناصر اور مفاد پرست مسلمان تاجروں نے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے مسلمان تاجروں کی حلال گوشت کی دکانوں میں فروخت ہونے والے گوشت کے ذبیحہ و غیر ذبیحہ ہونے کو مشکوک کر دیا ہے۔ مثلاً BBC کے اس اعلان کے بعد انگلستان کی ایک تنظیم "مسلم پارلیمنٹ" کے سربراہ ڈاکٹر کلیم صدیقی نے "حلال میٹ اتھارٹی" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ یہ ادارہ تمام انگلستان میں حلال گوشت کے مسلم تاجروں کو اپنا ممبر بنا کر بہت بڑے پیمانہ پر پورے انگلستان میں حلال گوشت کی سپلائی کا انتظام کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اپنے مقاصد میں کامیابی کے لیے ایک طرف تو یہ ادارہ مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پروپیگنڈہ کر کے ایسے دکانداروں کو جو چند اختلافات کی وجہ سے اس ادارہ کا ممبر بننا پسند نہیں کرتے، انگلستان میں رہنے والے مسلمانوں کی نظروں میں مشکوک کر رہے ہیں اور دوسری طرف ایسے پروپیگنڈوں کے ذریعہ تمام

دکانداروں کو ممبر بننے کے لیے مجبور کر رہے ہیں۔ دوسری طرف جو دُکاندار اس ادارہ کے ممبر بننے کے لیے تیار نہیں وہ اپنے گاہکوں کو اس ادارہ کے خلاف بھی کچھ اس قسم کے پروپیگنڈے سے متأثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ "حلال میٹ اتھارٹی" کے منتظم حضرات اور حلال گوشت کے دُکاندار حضرات دونوں ہی یہ دعوے کر رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور عین اسلامی شریعت کے مطابق ذبیحہ حلال گوشت اپنے اپنے مسلمان گاہکوں کو فروخت کر رہے ہیں۔ اس صورتِ حال نے ہم عام مسلمانوں کو سخت مشکل اور پریشانی میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلم دُکاندار کی نیت پر شک کیا جائے یا گوشت کھانا چھوڑ دیا جائے۔ جبکہ کسی مسلمان کی نیت پر شک کرنا مناسب نہیں لگتا۔ اس سلسلہ میں میں نے حلال گوشت فروخت کرنے والے ایک پاکستانی مسلمان سے مندرجہ بالا صورتِ حال کی وضاحت کرنے کے لیے کہا۔

اس کا کہنا ہے کہ "حلال میٹ اتھارٹی" کے منتظم حضرات کی نیت ٹھیک نہیں۔ یا تو ان حضرات میں سے کوئی شخص یا اُن کا جاننے والا کوئی دولت مند شخص اس ادارے کی آڑ لے کر پورے ملک میں حلال گوشت کی فائدہ مند تجارت کو بڑے پیمانے پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ ثبوت کے طور پر اس دُکاندار نے کہا کہ "حلال میٹ اتھارٹی" کی دعوت پر تمام دُکاندار ایک میٹنگ میں شریک ہوئے جس میں اس ادارے نے تمام دُکانداروں سے کہا کہ وہ سب اس ادارے کے ممبر بنیں۔ شرائط یہ ہوں گی کہ ادارہ تمام ممبر دُکانداروں سے ۲۵۰ پونڈ ممبرشپ کی فیس لے گا اور اس کے علاوہ ہر دُکاندار سے فروخت ہونے والے تمام گوشت پر ایک مقرّرہ فیصدی رقم جو کہ قیمتِ فروخت پر ہوگی۔ وصول کرے گا۔ یہ رقم ادارہ کی طرف سے جانوروں کو ذبح کرنے اور ممبر دُکانداروں کے ہاں حلال گوشت کی فروخت کی تصدیق کرنے کے لیے اپنے انسپکٹروں کی تقرّری پر خرچ کی جائے گی۔ یہ شرائط تمام دُکانداروں کو منظور تھیں، لیکن دوسری شرط یہ تھی کہ ادارہ کا مقرر کردہ مذبحہ خانہ میں تمام ملک کے دُکانداروں کو حلال گوشت سپلائی کرے گا اس پر زیادہ تر دُکاندار تیّار نہیں۔ اکثر دُکانداروں کا کہنا ہے کہ ادارے کو چاہیے کہ اپنے انسپکٹروں کو ہر اس مذبحہ خانہ میں تصدیق کے لیے بھیجے جہاں دُکانداروں نے یا اُن کے ہول سیل سپلائر نے اسلامی شریعت کے عین مطابق ذبح کرنے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ چونکہ یہ بات ادارہ ماننے کے لیے تیّار نہیں اس لیے ان دُکانداروں کو اس ادارہ کے منتظم حضرات کی نیت پر شک ہے کہ یہ حضرات موجودہ صورتِ حال کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسلامی شریعت کی آڑ میں کسی بڑے تجارتی ہاتھ کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔

اس مسلمان دُکاندار کا دعویٰ ہے کہ وہ سو فیصد اسلامی شریعت کے مطابق ذبح کیا ہوا حلال

گوشت فروخت کر رہا ہے اور یہ کہ اگر کسی مُسلمان گاہک کو شک ہے تو وہ اس کا انتظام کردے گا کہ اس کا گاہک خود جاکر مذبحہ خانہ میں بچشم خود تصدیق کرلے۔ اس طرح وہ تمام دُکاندار جو "حلال میٹ اتھارٹی" کے ممبر نہیں ہیں مُسلمان ہونے کا اور حلال گوشت فروخت کرنے دعوٰی کرتے ہیں۔

ایسی صُورتِ حال میں انگلستان میں رہنے والے مُسلمانوں کے لیے شرعی احکامات کیا ہیں؟ برائے مہربانی اس سلسلہ میں وضاحت کے ساتھ اپنا بیان دے کر ہماری رہبری فرمائیں۔ مندرجہ ذیل چند سوالات جو میرے اور چند دوست واحباب کے ذہن میں ہیں کے جوابات دے کر ہماری رہبری فرمادیں۔

۱ "حلال میٹ اتھارٹی" کے منتظم حضرات اور اس کے ممبر دکاندار اور غیر ممبر دُکاندار سب ہی مسلمان ہیں۔ سب ہی اسلامی شریعت کے مطابق ذبح کیا ہُوا حلال گوشت بیچنے کے دعویدار ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ کرکے ہم مُسلمانوں کی نظر میں مشکوک ہوگئے ہیں۔ ایسی صُورت میں ہمارے لیے شرعی احکامات کیا ہیں؟ ان میں سے کس سے گوشت خریدکرنا جائز ہے؟ یا گوشت کھانا چھوڑ دیں۔

۲ اکثر دوست واحباب کا خیال ہے کہ یہودی کا کوشر میٹ کھانا جائز ہے۔ کیا مُسلمان دُکاندار کی موجودگی میں یہودی کا کوشر میٹ جائز ہے؟ ویسے کوشر میٹ کھانا جائز بھی ہے کہ نہیں؟

۳ مُسلمان دوست واحباب کے ہاں دعوت وغیرہ میں گوشت کھانا جائز ہے کہ نہیں جبکہ ہمیں نہیں معلوم کہ اُس نے گوشت کہاں سے خریدا؟ کسی مُسلمان سے لیا یا مشکوک ہوکر اکثر لوگوں کے نظریہ کے مطابق یہودی کا کوشر میٹ کھانا شروع کردیا! کیا ایسی دعوت میں مُسلمان میزبان سے دریافت کرنا ضروری ہے کہ گوشت حلال ہے کہ نہیں!

۴ اکثر لوگ بحث کرتے ہیں کہ پاکستان میں بھی صحیح طریقہ سے جانور ذبح نہیں کیا جاتا۔ مذبحہ خانے میں جاہل اور اَن پڑھ قصائی جانور کو ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنے کے بجائے آپس میں گالی گلوچ میں مصروف رہتے ہیں۔ یا چُھری پر ایک دفعہ تکبیر پڑھ کر پھُونک دیتے ہیں اور پھر بغیر تکبیر کے سارے جانور ذبح کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے ایسے لوگوں کا خیال ہے کہ حلال جانور کا گوشت صرف اللہ اکبر پڑھ کر کھا لینا جائز ہے چاہے انگریز کی دُکان سے لیں (اہل کتاب کی) مذہب اسلام سے لاعلمی کی بنا پر یہ کس قدر افسوس ناک نظریہ ہے اس سلسلہ میں بھی یعنی عام مذبحہ خانوں میں اس طرح ذبح کرنے پر گوشت کے حلال اور مُردار یا حرام ہونے کی وضاحت فرمادیں۔ احقر خواجہ فضل الحسن غوری (نبیرہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن غوری (برطانیہ)

الجواب باسم ملهم الصواب حامدا و مصليا

۱۔ گوشت کی حلت و حرمت کا تعلق دیانات سے ہے اور دیانات میں خبرِ واحد کے بارے میں مندرجہ ذیل قواعد و ضوابط ہیں۔

(۱) دیانات محضہ میں کافر کا قول قبول نہیں

لا يقبل قول الكافر فى الديانات الا اذا كان قبول قول الكافر فى المعاملات يتضمن قبوله فى الديانات فحينئذٍ تدخل الديانات فى ضمن المعاملات فيقبل قوله فيها ضرورة (عالمگیری ص ۳۰۸ ج ۵)

اسی لیے بی بی سی کا سروے کرنے والے اگر کافر ہوں تو اُن کی بات قابلِ اعتبار نہیں۔

(ii) جب کوئی دین دار گناہوں سے پرہیز کرنے والا ثقہ مسلمان خبر دے کہ یہ گوشت حلال اور اسلامی ذبیحہ ہے تو اس کا قول قبول کیا جائے گا۔

خبر الواحد يقبل فى الديانات كالحل والحرمة والطهارة والنجاسة اذا كان مسلما عدلا ذكرا أو أنثى حرا أو عبدا۔ (عالمگیری، ص: ۳۰۸، ج:۵)

(iii) جب کوئی فاسق یا مستور الحال گوشت کی حلت یا حرمت کی خبر دے تو تحری یعنی غور و فکر کریں گے اور جس طرف غالب گمان یا رجحان ہو اس کے مطابق عمل کریں گے۔

والظاهر انه راى المستور كالفاسق حتى يعتبر فى خبره فى الديانات اكبر الراى كما فى خبر الفاسق لظهور الفساد فى زماننا (تبيين الحقائق ص ۱۳/۱)

(iv) اگر کسی خاص گوشت کے بارے میں ایک ثقہ کہے کہ یہ حلال ہے اور دوسرا ثقہ کہے کہ یہ حرام ہے تو خریدنے کی گنجائش ہے البتہ احتیاط بہتر ہے۔

اذا اراد ان يشترى لحما فقال له خارج عدل لاتشتر فانه ذبيحة مجوسى وقال القصاب اشتر فانه ذبيحة مسلم والقصاب ثقة فانه تزول الكراهة بقول القصاب على قول ابى جعفر وعلى قول غيره من المشائخ لا تزول (ص ۳۰۹/۵ عالمگیری)

(v) اگر ایک طرف ثقہ ہو اور دوسری طرف فاسق ہو تو ثقہ کی بات پر عمل واجب ہوگا۔

رجل دخل على قوم من المسلمين ياكلون طعاما و يشربون شرابا فدعوه اليه فقال له رجل مسلم ثقة قد عرفه هذا اللحم ذبيحة المجوسى وهذا الشراب قد خالطه الخمر

وقال الذین دعوہ الی ذلك الامر کما قال بل ھو حلال فانہ ینظر فی حالھم فان کانوا عدولا ثقات لم یلتفت الی قول ذلك الرجل الواحد ــــــــ

وإن کانوا متھمین اخذ بقولہ ولو یسعہ ان یقرب شیئا من ذلك الطعام والشراب (ص ۳۰۹ ج ۵ عالمگیری)

(vi) اگر دو فاسقوں یا مستور الحال میں اختلاف ہو جائے تو تحری پر عمل کیا جائے گا۔

۲ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں کوشر (KOSHER) سے متعلق جو تفصیل درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا ذبیحہ جائز ہے۔ لیکن غیرتِ ملّی کا بھی کچھ تقاضا ہے۔ یہ غیرت ملّی کے خلاف ہے کہ مُسلمان اپنے طریقے سے لاتعلق ہو جائیں اور کافروں کو اپنے اُوپر طعن کا موقع دیں۔ اتفاقیہ KOSHER گوشت کا استعمال اور چیز ہے لیکن تمام یا بہت سے مُسلمان اسی کے استعمال کو اختیار کر لیں یہ مناسب نہیں۔

۳ اگر قرائن وحالات سے معلوم ہو کہ میزبان حلال وحرام کی تمیز نہیں کر پایا ہوگا تو میزبان سے پُوچھا جائے اور پھر مذکورہ بالا ضوابط کے مطابق عمل کیا جائے۔

۴ یہاں تو ایسی کوئی بات سُننے میں نہیں آئی اور اپنا مشاہدہ بھی اس کے خلاف ہے۔

حلال جانور اگر شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو تو وہ حرام ہو جاتا ہے مُردار کی مثل۔ تو جیسے مُردار کو بسم اللہ پڑھ کر نہیں کھا سکتے ایسے ہی غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا ہُوا بھی بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہیں ہو جائے گا۔

نوٹ: اصل مسئلہ تو لکھ دیا، لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ بھرپور کوشش کی جائے کہ مُسلمان آپس کا اختلاف ختم کر کے شرعی طریقوں کو اختیار کریں۔ اس میں اگر کسی ایک پارٹی کو دینوی فوائد حاصل ہوتے ہیں تو کیا حرج ہے۔ مُسلمانوں کے اخلاص نیت پر اللہ تعالیٰ انشاء اللہ خیر کی صُورتیں پیدا فرمائیں گے۔ اگر اختلاف ختم نہ ہو تو ہر علاقے والے اپنے مذبحہ کا معائنہ کر کے اطمینان کر لیں کہ کوئی باشعور مُسلمان جانور کو شرعی طریقے پر ذبح کرتا ہے اور وہی اُن کو مہیّا کیا جاتا ہے اور اس پر وہ مسلسل نظر رکھیں۔

فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالواحد غفرلہٗ